زاغ یہاں پہ ....؟ ضیغم کہاں ہے.........؟

جواد حیدر

کچھ دیر کیلئے کسی جگہ اپنی نظریں جمائیں اور نظر آنے والی چیز کا تخیل ذہن سے نکال دیں..... اس خیال کو جگہ دیں کہ آپ ....کہاں بیٹھے ہیں؟ یقیناً.......آپ کو ذہن کے شعوری خانوں سے جواب ملے گا.....کمرے میں ....گھر میں ....یا کہیں اور ....افسوس..یہ بات کوئی بھی نہیں کہے گا کہ میں ایک ایسی آزاد فضا میں بیٹھا ہوں۔ جسے انتہائی مشکلوں ....تکلیفوں......اذیتوں.....صعوبتوں اور قربانیوں سے حاصل کیا گیا۔

یہ بات ہمارے لاشعور میں جاچکی ہے کہ ہمارا پیارا ملک ''پاکستان'' کیسی کیسی اذیتیں برداشت کر کے حاصل کیا گیا۔ اور آج یہی دھرتی .....یہ جاں سے پیاری مملکت .لہو کے بدلے حاصل کی گئی ریاست .....بچوں کی اولاد کی، عزیزوں ، پیاروں، دوستوں، بھائیوں کی لاشوں کے عوض حاصل کیا گیا ملک ہماری بے پرواہیوں،عجلتوں، آسانیوں، آسائشوں، حماقتوں اور ملکی سیاست کی انوکھی تبدیلیوں کی وجہ سے ....عمیق گہرائیوں کے کنارے غرق ہونے کی تیاریوں میں مصروف ہے۔

ہمیشہ اسلامی عقائد ونظریات کو وہ اہمیت نہ دی گئی جس کا یہ تقاضا کرتے ہیں۔ ہمیشہ اسلامی ، پاکستانی ثقافت سے روگردانی اختیار کی گئی۔ پاکستان بننے کا مقصد آج تک پورا نہ ہوا اور شاید پورا کرنے کی کوشش کے بارے میں ارادہ بھی نہیں کیا گیا۔ علماء حضرات سے بہتری کی توقع اس وقت خاک میں مل گئی جب انہوں نے ایک دوسرے کا حریف بن کر اپنی تمام تر توجہ ایک دوسرے کو نیچا دکھانے اور تمام تر صلاحیتیں چھوٹے چھوٹے مسائل پر ایک دوسرے کے خلاف ڈھیروں کتابیں لکھنے میں صرف کیں۔ ہائے افسوس ....علمائے کرام اپنے حقیقی مقصد کو نہیں پہچانتے۔

قارئین کرام!

جس قدر کافر، یہودی ،عیسائی، اور ہندو ، پختہ عزم سے مسلمانوں کو پست کرنے میں مصروف ہیں، صف آرا ہیں۔ اس سے کہیں زیادہ ہم نے خود اپنے لئے تنزلی، گمراہی، ذلالت کے گڑھے کھودے ہیں۔ اس قسم کے حالات پیدا کئے ہیں جو سراسر ہمارے خلاف ہیں۔

یہ اسلامی ریاست ''اسلامی جمہوریہ پاکستان'' جس میں اقلیتوں کو ویسی ہی آزادی حاصل ہے جتنی مسلمانوں کو اور اسلامی اصولوں کے پیش نظر اقلیتوں کو کوئی حق حاصل نہیں ہے کہ وہ اپنے مذہب کی تبلیغ کریں۔ لیکن اس اسلامی ریاست میں.....؟

پاکستان میں ہمارے اختراع کئے گئے حالات کے پیش نظر اقلیتیں اسلام دشمنی کا ثبوت دیتے ہوئے مسلمانوں کو تباہ کرنے کیلئے، پاکستان میں اپنی جڑیں مضبوط کرنے کیلئے، اسلام کو زیر کرنے کیلئے سازشوں کا جال بچھا رہی ہیں۔ اور اپنے عقائد و نظریات سادہ لوح مسلمانوں کو منتقل کر رہی ہیں۔ اور اپنے مذہب کی تبلیغ کرتے ہوئے اسلام سے روگرداں کر رہے ہیں۔ لیکن ہم ....خاموش تماشائی بنے بیٹھے ہیں۔ ہمارے سادہ لوح، غربت کے مارے اور بعض ایمان فروش لوگ ان کے جھانسے میں آ کر ان کا مذہب قبول کر رہے ہیں۔

عیسائیت کی بے شمار منظم تنظیمیں ہمارے پاکستان.... پیارے پاکستان میں سرگرم ہیں اور اپنے تبلیغی مشن کے عروج کی طرف رواں دواں ہیں۔ ان کے مشنری ہسپتال، گرجے، کارسپانڈنٹس سکول و کالج اور دیگر عیسائی مشنری ادارے جن کی کمان پوپ جان پال کر رہا ہے نے مسلمانوں اور ان کے بچوں کو عیسائی بنانے کی تحریک مزید تیز کر دی ہے۔ اور ایک اندازے کے مطابق ایک سال میں تقریباً سترہ ہزار (17,000) مسلمان عیسائیت قبول کر چکے ہیں۔ لیکن ہم اپنا الو سیدھا کئے بے حسی کا اور بے بسی کا ظہار کرنے پر ادھار کھائے بیٹھے ہیں۔ ہماری رگوں میں سفید خون دوڑتا ہے جس کی وجہ سے ہم دوسروں کو مسلمان بنانے کی بجائے اپنے ہی ساتھی مسلمانوں سے محروم ہو رہے ہیں۔

عیسائی اپنے مذہب پر مبنی لٹریچر انتہائی کم قیمت پر، بلکہ مفت مسلمانوں میں تقسیم کر رہے ہیں۔ جس کی ایک مثال آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

کچھ دن پہلے جب جامعہ سے چھٹیاں تھیں۔ میں گھر سے نکلا تو رستے میں ایک لڑکا ملا جس سے پہلے بھی کچھ واقفیت تھی۔ اس سے سلام دعا ہوئی اس کے ہاتھ میں پمفلٹس اور چھوٹی چھوٹی سولہ کتابوں کا بنڈل تھا۔ میرے پوچھنے پر اس نے بتلایا کہ فلاں لڑکے نے اسلامی کتابیں منگوائی ہیں۔ میں یہ اس کے لئے لے کر آیا ہوں۔ میں نے کہا اسلامی کتابیں ہیں لہٰذا دیکھ لی جائیں۔ میں نے

دیکھا...... چہرہ فق ہوگیا ...... دل دھک دھک کرنے لگا...... دماغ کو شدید جھٹکا لگا...غم و غصے میں نہا گیا کہ وہ لڑکا جنہیں اسلامی کتابیں کہہ رہا تھا وہ عیسائیت پر مبنی کتابیں تھیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ میں نے خبردار کرتے ہوئے کہا یہ تو عیسائیت پر مبنی کتابیں ہیں۔ میں نے اس سے یہ کتابیں چھین لیں اور میرے پوچھنے پر اس نے بتلایا۔

میں اپنی دکان پر بیٹھا ہوا تھا۔ والد صاحب کام پہ گئے تھے میں اکیلا تھا دو پینٹ شرٹ میں ملبوس لڑکے میرے پاس آئے اور کہا کہ اسلامی کتابیں خریدیں گے۔ اور ان کی قیمت پندرہ روپے بتلائی۔ میں تو لینے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا لیکن ان کی باتوں میں آ کر میں نے یہ کتابیں خرید لیں۔ اور ویسے ہی پیکٹ میں بند پڑی رہیں۔ اور آج میں ان کو یہاں لے آیا ہوں۔

میں ان کی کتابیں دیکھ رہا تھا اور باتیں سن رہا تھا۔ غصے سے لال پیلا ہو رہا تھا۔ میں نے ان سے کتابیں لے لیں اور گھر آ کر ان کو دیکھا۔ انہوں نے اپنی مقدس کتابوں سے کچھ چیزیں اکٹھی کر کے کتابی شکل دی تھی۔ اور آخر میں ایک کارڈ سا ہوتا جن کو پُر کر کے انجیل مقدس اور دیگر پمفلٹس مفت حاصل کئے جا سکتے تھے۔ ان کتابوں کے آخر میں کچھ تبلیغی کلمات بھی ہوتے۔ بعض پمفلٹس تو سراسر عیسائیت کی تبلیغ پر تھے۔

معزز قارئین کرام!

اسلام ہمیں قطعاً اس چیز کی اجازت نہیں دیتا کہ ایک اسلامی ریاست میں کسی دوسرے مذہب کی یوں کھلم کھلا تبلیغ ہو۔ لاہور میں شفائیہ اجتماعات میں بھی کئی مسلمان عیسائی کئے جا چکے ہیں۔ ہمارا پہلا ہدف اس چیز کو روکنا ہے ورنہ......؟؟؟؟

آئیے صف آراء ہو جائیں۔

خدایا!

مسلمان چاروں طرف سے گھیرے جا رہے ہیں۔ ان کو ہوش نہیں۔ نوجوانوں میں جوش نہیں......رگوں میں خون نہیں جہاد کا جنون نہیں۔ غوری کی سی غیرت نہیں، اپنی حالت پہ حیرت نہیں۔

ہمیں ہمت ذرا عطا کردے۔ ہم میں پیدا ذرا حیا کردے۔

خدایا! مسلمان اپنے ہدف کو...... اپنے مقصد کو...... اپنی حقیقی راہ کو پالیں۔ ان کی غیرت پھر سے جوش مارے۔ اتحاد کی فضا قائم ہو۔ کفار کا مل کر مقابلہ کریں۔ اور تیرا نام...... تیرے پسندیدہ دین کا نام غالب ہو۔ آمین

بقیہ: درس توحید

ننانوے یعنی ایک کم سو ایسے نام ہیں جس نے ان کو یاد کیا وہ جنت میں داخل ہوگا (بخاری)

خلاصہ

ہمارا ایمان ہے کہ اللہ موجود ہے، بلاشرکت غیرے خالق و مالک کائنات ہے اور تنہا عبادت کا حق دار ہے، بہترین ناموں سے موسوم اور اعلیٰ ترین صفات سے متصف ہے،

اسباب پر حکمرانی، حاجت روائی، مشکل کشائی، فریاد رسی، دعا سننا حاضر و غیب کی ہر چیز سے واقف ہونا، یہ سب اللہ کی مخصوص صفات ہیں یہ صرف اللہ کا حق ہے کہ بندے اس کو مقتدر اعلیٰ مانیں، اس کے آگے سر جھکائیں، اپنی حاجتیں اس سے مانگیں، محبت صرف اس سے کریں یا اس کی خاطر کریں، اسی پر بھروسہ کریں دین اسی کا قبول کریں، اسی سے امیدیں وابستہ کریں، ظاہر باطن میں اسی سے ڈریں وہی مالک الملک ہے اس کا حق ہے کہ اپنی رعیت کے لئے حلال و حرام کی حدود مقرر کرے، ان کے فرائض و حقوق معین کرے، ان کو امر و نہی کا پابند کرے، جس کو چاہے اپنا رسول بنائے اور اس پر وحی کرے اور اس کی اتباع کا حکم دے۔

جو شخص بھی ان صفات میں سے کسی صفت کو کسی دوسرے کو دیتا ہے، خواہ وہ اسے اللہ کا مقابل سمجھے یا برابر یا اس سے کم تر وہ شرک کا ارتکاب کرتا ہے، جو ناقابل معافی جرم ہے، فرمایا ''وہی آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا پروردگار ہے صرف اسی کی عبادت کرو اور اس کی عبادت پر ثابت قدم رہو بھلا تم کوئی اس کا ہم نام جانتے ہو'' (مریم ۶۵)

ایاک نعبد وایاک نستعین

وصلی اللہ علی النبی محمد وصحبہ اجمعین

بقیہ: حفظ اللسان

ہے تو ہم بھی سیدھے ہیں۔ اور اگر تو ٹیڑھی ہوگئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔

زبان کی قدر و قیمت کا اندازہ یوں بھی کیجیے کہ اللہ تعالیٰ نے جسمانی ساخت میں اسے انتہائی محفوظ مقام پر رکھا ہے اور اس کے ارد گرد ہڈیوں کا خول چڑھا دیا ہے۔ کیونکہ چیز جتنی قیمتی ہوتی ہے اس کی اتنی ہی زیادہ حفاظت بھی کی جاتی ہے۔ انسانی جسم میں صرف تین چیزیں ایسی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہڈیوں کے خول میں بند کیا ہے ان میں سے ایک زبان دوسرا دماغ اور تیسرا دل ہے گویا زبان بھی دل اور دماغ کے برابر مقام رکھتی ہے جو کہ انسانی جسم میں اعضائے رئیسہ کا درجہ رکھتے ہیں۔

لیکن افسوس کہ اتنی قیمتی چیز جس کی حفاظت کی اتنی تاکید بھی کی گئی ہے ہم اس کے استعمال میں ذرہ بھر احتیاط بھی نہیں کرتے اور اسکی حفاظت سے بالکل لاپرواہ ہیں۔ شاید اس لئے کہ ہمیں اس کے حصول کیلئے کوئی قیمت صرف نہیں کرنی پڑتی۔

لیکن یہ تو اتنی نادر اور نایاب چیز ہے کہ قیمتاً بھی اس کا حصول ناممکن ہے اور اس کی قدر وہی لوگ جانتے ہیں جو اس نعمت سے محروم ہیں اگر یہ نعمت ہمیں اللہ تعالیٰ نے مفت میں عطا کر دی ہے۔ تو ہمیں اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کی جاری کردہ ہدایات کا لحاظ بھی رکھنا چاہیے تبھی ہم اس سے صحیح فائدہ حاصل کر سکتے ہیں کیونکہ کوئی بھی چیز اسی وقت تک مفید ہوتی ہے جب تک اسے موجد کی ہدایات کے مطابق استعمال کیا جائے۔ ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ عظیم نعمت ہمارے لئے زحمت بن جائے اور ہم حدیث کے مطابق اسی کی بدولت کہیں جہنم کا ایندھن نہ بن جائیں۔

اعاذنا اللہ منہا۔

وما علینا الا البلاغ